السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری ایک عزیزہ کا نکاح کچھ عرصہ قبل ایک شخص سے پڑھا گیا لیکن رخصتی نہیں کی گئی کہ اس شخص نے اسے طلاق دے دی ۔ اب دوبارہ دونوں گھرانے صلح کرنا چاہتے ہیں ۔ اب اس کی کیا شکل ہے اس میں رجوع ہو گا یا نیا نکاح پڑھا جائے گا ۔ (ایک سائل لوہاری لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی عورتیں جن کو خاوند نے چھونے سے قبل ہی طلاق دے ڈالی ہو ۔ ان کی عدت نہیں ہوتی ۔ اس لیے رجوع کرنے والا کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ طلاق رجعی کا تعلق عدت کے ساتھ ہے ۔ یہ ایک طلاق بائنہ ہے اب از سر نو نکاح پڑھ کر دونوں جمع ہو سکتے ہیں ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِذا نَكَحتُمُ المُؤمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ فَما لَكُم عَلَيهِنَّ مِن عِدَّةٍ تَعتَدّونَها فَمَتِّعوهُنَّ وَسَرِّحوهُنَّ سَراحًا جَميلًا ٤٩ ... سورة الاحزاب

"اے ایمان والو! جب تم مومنہ عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے ڈالو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت نہیں جس کے پورا ہونے کا تم مطالبہ کر سکو ۔ انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کرو ۔ "

اس آیت کریمہ میں عدت کے ساقط ہونے کا یہ مطلب ہے کہ مرد کا حق رجوع ختم ہو جاتا ہے اور عورت کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ طلاق کے فوراً بعد جس سے چاہے نکاح کروا سکتی ہے ۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں ۔

"ہذا أمر مجمع علیہ بین العلماء : أن المرأة إذا طلقت قبل الدخول بہا لا عدة علیہا فتذہب فتتزوج فی فورہا من شاءت " (تفسیر ابن کثیر 3/548)

"اس مسئلہ پر علماء کے درمیان اجماع ہے کہ جب عورت کو دخول سے قبل طلاق دے دی جائے تو اس پر کوئی عدت نہیں طلاق کے فوراً بعد جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے ۔ "

اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مرد اگر اپنی بیوی کو چھونے سے قبل طلاق دے دے تو مرد کا حق رجوع باقی نہیں رہتا بلکہ ایک طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اب اگر وہی آپس میں اکٹھے رہنا چاہیں اور ازدواجی تعلقات استوار کرنے کے خواہش مند ہوں تو از سر نو نکاح کر کے اپنی زندگی بسر کر سکتے ہیں ۔ اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2 ۔ کتاب الطلاق ۔ صفحہ نمبر 430

محدث فتویٰ